السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص ہر صبح سورت یسین کی تلاوت کرتا ہے تو اس دن کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔ اس روایت کی تحقیق مطلوب ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت سنن الدارمی (ج 2ص 457ح 3421وطبعۃ محققہ ح 3461) میں "عطاء بن ابی رباح (تابعی) قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال" کی سند سے موجود ہے، اور دارمی ہی سے صاحب مشکوۃ نے (ح 21277بتحقیقی) نقل کی ہے۔

یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ ضعیف ہے اور "بلغنی" کا نام فاعل نامعلوم ہے،

سورہ یس کی فضیلت میں درج ذیل مرفوع روایات بھی ضعیف ومردود ہیں:

1) ان لکل شئ قلبا قلب القرآن یس ومن قرایس کتب اللہ لہ بقراتہا قراءۃ القرآن عشر مرات"

(جامع ترمذی ح 2887من حدیث قتادۃ عن انس رضی اللہ عنہ وتبلیغی نصاب ص 292فضائل قرآن ص58)

امام ترمذی اس روایت کے ایک راوی ہارون ابو محمد کے بارے میں فرماتے ہیں "شیخ مجہول" لہذا یہ روایت ہارون مذکور کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ شیخ البانیؒ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔ (الضعیفۃ ج 1ص 202ح169)

امام ابو حاتم الرازی نے یہ دعوی کیا ہے کہ اس حدیث کا راوی: مقاتل بن سلیمان (کذاب) ہے (علل الحدیث ج 2ص 1652) جبکہ سنن ترمذی وسنن الدارمی (ج 2ص 456ح 3419) تاریخ بغداد (ج 4ص 167) میں مقاتل بن حبان (صدوق) ہے۔ واللہ اعلم

درج بالا روایت کا ترجمہ جناب زکریا صاحب تبلیغی دیوبندی نے درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے: ہر چیز کے لیے ایک دل ہوا کرتا ہے۔ قرآن شریف کا دل سورہ یس ہے۔ جو شخص سورہ یس پڑھتا ہے حق تعالی شانہ اس کے لیے دس قرآنوں کا ثواب لکھتا ہے"

2) اس باب میں سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ روایت کے بارے میں امام ترمذی نے لکھا ہے کہ "ولایصح من قبل اسنادہ ضعیف" ترمذي: ٢٢٨٨٧)

3) "ان لکل شئ قلبا وقلب القرآن یس" (کشف الاستار عن زوائد البزار ج 3ص 87ح 2304من حدیث عطا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

اس حدیث کے بارے میں شیخ البانیؒ فرماتے ہیں:

"وحمید ہذا مجہول کما قال الحافظ فی التقریب وعبدالرحمن فی التقریب وعبدالرحمن بن الفضل شیخ البزار لم اعرفہ" (الضعیفہ ج ١ص ٢-٤)

یعنی اس کا (بنیادی) راوی حمید (المکی مولیٰ علقمۃ/ تفسیر ابن کثیر 570/3مجہول ہے۔ جیسا کہ حافظ (ابن حجر) نے تقریب التہذیب میں کہا ہے اور بزار کے استاد: عبدالرحمن بن الفضل کو میں نہیں جانتا۔

معلوم ہوا کہ یہ روایت دو راویوں کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

4) " من قرایس فی لیلۃ اصبح مغفورالہ۔۔۔الخ

(مسند ابی یعلی ج 11ص 93۔ 94ح 6324وغیرہ من طریق ہشام بن زیاد عن الحسن قال: سمعت اباہریرۃ بہ)

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ہشام بن زیاد متروک ہے (التقریب ص 364ت: 7292)

5) من قرایس فی لیلۃ ابتغاء وجہ اللہ غفرلہ فی تلک الیلۃ" (الداري ح ٣٤٢-وغیرہ)

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے ، حسن بصری کی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے دوسرے یہ کہ وہ مدلس ہیں اور عن سے روایت کررہے ہیں ۔

6) "من قرایس فی لیلۃ ابتغاء وجہ اللہ غفرلہ " (صحیح ابن حبان : موارد الظمان ح 665 وغیرہ عن الحسن (البصری) عن جندب رضی اللہ عنہ بہ)

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ ابوحاتم رازی نے کہا : لم یصح للحسن سماع من جندب " (المراسیل ص ٤٢) نیز دیکھئے حدیث سابق : 5

7) من قرایس انتغاء وجہ اللہ تعالیٰ غفرلہ ماتقدم من ذنبہ فاقرؤوہا عند موتاکم " (البیہقی فی شعب الایمان ح ٢٤٥٨ من حدیث معقل بن یسار رضی اللہ عنہ)

اس کی سند ایک مجہول راوی : ابوعثمان غیر النہدی اوراس کے باپ کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ یہ روایت مختصراً مسند احمد (5/26،27) مستدرک الحاکم (1/565) صحیح ابن حبان (الاحسان 7/269 ح 2991 ونسخہ محققہ ح : 3002) سنن ابی داود (3121) اور سنن ابن ماجہ (1448) میں موجود ہے ۔ اس حدیث کو امام دار قطنی نے ضعیف قرار دیا ہے ۔ مسند احمد (4/105) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے ،

8) من قرایس فی لیلۃ اصبح مغفورالہ " - (حلیۃ الاولیاء 4/130 من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

اس کی سند ابومریم عبدالغفار بن القاسم الکوفی کی وجہ سے موضوع ہے ۔ ابومریم مذکور کذاب اور وضاع تھا ۔ دیکھئے لسان المیزان (ج 4 ص 50-51)

9) من قرایس عدلت لہ عشرین حجۃ ومن کتبہا ثم شربہا ادخلت جوفہ الف یقین والف رحمۃ ونزعت منہ کل غل وداء " (حلیۃ الاولیاء ج 7 ص 136) من حدیث الحارث (الاعور) عن علی بہ "

یہ روایت حارث اعور کے شدید ضعف (مع تدلیس ابی اسحاق) کی وجہ سے سخت ضعیف ہے ۔

10) "لوددت انہا فی قلبہ کل انسان من امتی یعنی یس " (: البزار کشف الاستار 3/87 ح 2305 من حدیث ابن عباس)

اس کا راوی ابراہیم بن الحکم بن ابان ضعیف ہے ۔ (لتقریب : 166)

11) من قرا سورۃ یس وہو فی سکرات الموت اوقریب عندہ جاءہ خازن الجنۃ بشربۃ من شراب الجنۃ فسقاہا ایاہ وہو علی فراشہ فیشرب فیموت ریان و یبعث ریان ولا یحتاج الی حوض من حیاض الانبیاء " (الوسیط للواحدي ٣/٥-٩)

یہ روایت موضوع ہے ۔ یوسف بن عطیہ الصفار متروک تھا ۔ (دیکھئے تقریب التہذیب : 7872)

اورہارون بن کثیر مجہول ہے ۔ دیکھئے لسان المیزان (ج 6 ص 218)

12) من قرایس فکانما قرا القران عشر مرات " (شعب الایمان للبیہقی ح 2459)

یہ روایت حسان بن عطیہ کی وجہ سے مرسل ہے ۔

13) سورہ یس تدعی فی التوراۃ المنعمۃ ۔ ۔ ۔ الخ

(شعب الایمان ح 2465 للعقیلی ج 2 ص 143 الامالی للشجری ج 1 ص 118 تاریخ بغداد للخطیب ج 2 ص 387 ، 388 والموضوعات لابن الجوزی ص 347 ج 1 تبلیغی نصاب ص 292 فضائل القرآن ص 58-59)

اس روایت کی سند موضوع ہے محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر الجدعانی متروک الحدیث ہے اور دوسرے کئی راوی مجہول ہیں امام بیہقی فرماتے ہیں : " وہو منکر " امام عقیلی نے بھی اسے منکر قرار دیا ہے ۔ اس کی ایک دوسری سند تاریخ بغداد اور الموضوعات لابن لاجوزی میں ہے ، اس کا راوی محمد بن عبد بن عامر السمرقندی کذاب اور چور تھا ۔

14) "انی فرضت علی امتی قراءۃ یس کل لیلہ فمن دام علی قراء تہا کل لیلۃ ثم مات مات شہیداً " (الامالی للشجري ج ١ ص ١١٨)

یہ روایت موضوع ہے ۔ اس کے کئی راویوں مثلاً عمر بن سعد الوقاصی ، ابو حمض بن عمر بن حفص اور ابوعامر بن عبدالرحیم کی عدالت نامعلوم ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ سورت یسین کی فضیلت میں تمام مرفوع روایات ومردود ہیں ۔

امام دارمیؒ فرماتے ہیں : " حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «مَنْ قَرَأَ يس حِينَ يُصْبِحُ، أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ، أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ

"ہمیں عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی ہے : ہمیں عبدالوہاب الثقفی نے حدیث بیان کی : ہمیں راشد ابومحمد الحمانی نے حدیث بیان کی ، وہ شہر بن حوشب سے بیان کرتے ہیں کہ (سیدنا) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا : جو شخص صبح کے وقت یسین پڑھے تو اسے شام تک آسانی عطا ہوگی ۔ اور جو شخص رات کے وقت یسین پڑھے تو اسے صبح تک آسانی عطا ہوگی (یعنی اس کے دن ورات آرام وراحت سے گزریں گے ۔) (سنن الدارمی 1/457 ح 3422 دوسرا نسخہ : 3462 وسندہ حسن)

اس روایت کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے :

1) عمرو بن زرارہ : ثقۃ ثبت (تقریب التہذیب : 5032)

2) عبدالوھاب الثقفی : ثقۃ تغیر قبل موتہ بثلاث سنین (التقریب : ٤٢٦١) لکنہ ماضر تغیرہ حدیثہ فانہ ماحدث بحدیث فی زمن التغیر۔(میزان الاعتدال 2/681)

3) راشد بن نجیح الحمانی (صدوق ربما اخطا (تقریب التہذیب : ١٨٥٧)

وحسن لہ البوصیري (زوائد ابن ماجہ : ٣٣٧١)

یہ حسن الحدیث راوی تھے ۔

4) شہر بن حوشب فیہ راوی ہیں جمہور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے ۔ (کما حققتہ فی کتابی تخریج النہایہ فی الفتن والملاحم ص 119،120)

حافظ ابن کثیر ان کی ایک روایت کو حسن کہتے ہیں (مسند الفاروق ج1ص 228)

میری تحقیق میں یہ راوی حسن الحدیث ہیں ۔ واللہ اعلم

خلاصہ یہ کہ سند حسن لذاتہ ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص493

محدث فتویٰ